Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
140 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

20 جمادی الاول 1423 ہجری 31 وفا 1381 ہش 31 جولائی 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 27 جولائی 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔الحمدللہ۔

کل حضور پُر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'نور' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔حضور انور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 36 ویں جلسہ سالانہ کا عظیم الشان کامیاب اجتماع

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور خطابات ارشاد فرمائے

نماز باجماعت اور ذکر الٰہی اور آپسی پیار و محبت سے پُر لیل و نہار۔ عالمی بیعت کے ایمان افروز نظارے

☆وزیر اعظم برطانیہ ،وزیر اعظم تنزانیہ ،صدر مملکت نائجر ،صدر مملکت گیانا کے خصوصی پیغامات☆برطانیہ کے پٹنی ،ٹوٹی اور ٹلفورڈ کے ممبران پازلیمنٹ اور ویمبلے کے میئر کی شمولیت اور خطابات☆تینوں روز ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری کاروائی براہ راست ٹیلی کاسٹ ☆ 12 مختلف زبانوں میں حضور کے خطابات و دیگر تقاریر کے تراجم☆ مختلف ممالک کے علماء کی تقاریر

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 36 واں جلسہ سالانہ نہایت شان کے ساتھ 26 جولائی کو شروع ہوکر خدا کی تسبیح وتحمید کے ترانے گاتے ہوئے 28 جولائی کو اختتام پذیر ہوا۔جلسہ کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ تشریف لاتے ہوئے لوائے احمدیت لہرایا۔جبکہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے برطانیہ کا قومی جھنڈا لہرایا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اور خطابات

جماعت احمدیہ برطانیہ کے سالانہ جلسہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس میں شرکت فرماتے ہیں اور اپنے بصیرت افروز خطابات سے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نوازتے ہیں۔امسال کے جلسہ سالانہ کا افتتاح حسب سابق حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں حضور نے اپنے سابقہ خطبات جمعہ کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت ''نور'' پر آیات قرآنی، احادیث نبویؐ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

27 جولائی کو حضور نے مستورات کے جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے حقوق زوجین ،میاں بیوی کے فرائض کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں خطاب فرمایا۔

اسی روز اختتامی اجلاس میں حضور نے آیت قرآنی اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ..... الاٰخر۔کی تلاوت فرماتے ہوئے گزشتہ سال جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ فرمایا۔

☆دنیا کے 175 ممالک میں جماعت کا پودا لگ چکا ہے۔

☆ہجرت کے اٹھارہ سالوں میں اللہ تعالیٰ نے 84 نئے ملک احمدیت کو عطا فرمائے۔

☆امسال اللہ کے فضل سے 5498 نئے مقامات پر نفوذ ہوا ہے

☆مساجد میں 944 کا اضافہ ہوا ہے جن میں سے 175 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 759 مساجد اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ہجرت کے اٹھارہ سالوں میں اب تک کل 13065 مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔

☆دوران سال تبلیغی مراکز میں 138 کا اضافہ ہو چکا ہے۔اب تک کل 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی تعداد 985 ہے۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے، عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات اور امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب انتقال فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچازاد بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (المعروف ایم ایم احمد) 23 جولائی 2002 کو ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے صبح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ گزشتہ چند ماہ سے علیل چلے آرہے تھے اور طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے واشنگٹن کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔لیکن آخر خدائی تقدیر غالب آئی اور آپ اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔وفات کے وقت آپ کی عمر 88 سال تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب عالمی شہرت کے حامل ماہر اقتصادیات تھے اور بین الاقوامی اقتصادی اداروں میں قدر کی نگاہ سے پہچانے جاتے تھے۔آپ پاکستان میں فنانس سیکرٹری، ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن اور صدر پاکستان کے اقتصادی امور کے مشیر بھی رہے۔پھر 1974ء میں آپ ورلڈ بینک سے منسلک ہو گئے۔ورلڈ بینک کے ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکیوٹو سیکرٹری شامل ہوئے۔1984ء میں آپ ورلڈ بینک سے ریٹائر ہوئے۔

1989ء میں آپ جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مختلف میدانوں میں غیر معمولی ترقی کی۔جماعت احمدیہ امریکہ کی مرکزی مسجد ''مسجد بیت الرحمٰن'' کی تعمیر آپ کے دور کے کارناموں میں سے ایک ہے۔اس کے علاوہ اور بہت سی مساجد ومشن ہاؤسز آپ کے دور

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۶/ جولائی ۱۹۸۶ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۸ء مسلسل تین سال تک جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر احمدی مستورات سے اسلام میں عورتوں کے مقام اور ان کے حقوق سے متعلق جو جلیل القدر خطابات فرمائے حضور ایدہ اللہ کی نظرثانی کے بعد "الفضل انٹرنیشنل" کو یہ نہایت اہم خطابات ہدیۂ قارئین کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب بالخصوص احمدی مستورات ان کا بغور مطالعہ کرکے اسلامی تعلیمات کی افضلیت وبرتری پر حق الیقین حاصل کرتے ہوئے کامل شرح صدر اور نفس مطمئنہ کے ساتھ عورتوں کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پیش کرنے میں سب دوسروں پر سبقت لے جائیں گی۔ (بشکریہ الفضل لندن ۱۸/۲۴ جنوری 2002ء)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(سورۃ النحل آیت ۹۸)

جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے مرد ہو یا عورت ہم ان کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

آج کل دنیا میں عورت بحیثیت عورت ایک اہم بحث بن چکی ہے اور دنیا کے مختلف خطوں میں عورت کی آزادی کی تحریکات مختلف شکلوں میں چل رہی ہیں۔ مغربی دنیا میں ان آزادی کی تحریکات کا آغاز ہوا اور اب ان کے اثرات مشرقی دنیا میں بھی اس طرح ظاہر ہو رہے ہیں کہ عورت کی آزادی کے علمبردار آزادی کا وہ تصور لئے ہوئے ہیں جو مغرب کی پیداوار ہے۔ اس کا پس منظر عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ پرانے مذاہب نے عورت کے تمام حقوق چھین لئے اور اسلام کو بالخصوص طعن کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو ایک پسماندہ اور قدیم طرز کی زندگی قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آزادی کے یہ خود ساختہ علمبردار اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدنی قواعد اور تمام شرعی پابندیوں سے بزعم خود مسلمان عورتوں کو آزاد کرانے کا عزم لے کر نکلے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ فی زمانہ عورت کی آزادی کی ان مہمات پر تجزیاتی نظر ڈالی جائے، سب سے پہلے ہمیں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ جب اسلام ظاہر ہوا تو اس سے پہلے عورت کی کیا حالت تھی اور کیا اسلام عورتوں کو جکڑنے کے لئے آیا تھا یا آزاد کرانے کے لئے؟ عربوں کے قبل از اسلام زمانہ میں جسے جاہلیت کا زمانہ کہا جاتا ہے، عورتوں پر قسما قسم کے ایسے ہولناک مظالم ڈھائے جاتے تھے کہ جن کے ذکر سے بھی ہر صاحب دل انسان سخت اذیت محسوس کرتا ہے۔ اس زمانہ میں عورتوں کے حقوق کے دفاع میں نہ کوئی غیر مذہب عورت کے کام آیا، حالانکہ وہاں یہودیت بھی موجود تھی اور عیسائیت بھی، اور نہ عربوں میں سے کوئی مرد یا عورت آزادی کی یہ مہم لے کر اپنے طور پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ صرف ایک ہی وجود تھا اور وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے جنہوں نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں عورت کی سب بیڑیاں کاٹ دیں اور سب زنجیروں سے اسے آزاد کرایا۔ اس اجمال کی تفصیل میں اب کچھ ناقابل تردید حقائق پیش کئے جاتے ہیں۔

عرب تہذیب میں عورت کی حیثیت

عورت عرب تہذیب میں حیوانات اور دیگر سامان کی طرح وراثت میں منتقل ہوا کرتی تھی۔ بیٹے کی سوتیلی ماں، باپ کے ورثہ میں بیٹے کو دی جاتی تھی اور وہ اس سے بیاہ کرنے کا اولین حقدار تھا۔ مطلقہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ بیوہ کو خاوند کی وفات کے بعد ایک سال تک اندھیری کوٹھڑی اور گندے غلیظ کپڑوں میں بند رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا کہ اس کا سوگ اس طرح منائے کہ ایک سال تک ان ہی غلیظ کپڑوں میں جو وفات کے وقت تھے ان میں ملبوس زندگی گزارے اور گھر سے باہر قدم نہ رکھے۔ عورت بحیثیت خود ایک بدنامی کا داغ تھی جسے زندہ درگور کرنا فخر سمجھا جاتا تھا اور بڑے فخر کے ساتھ شعروں کی صورت میں اور قصیدوں کی صورت میں اس امر کو بیان کیا جاتا تھا کہ ہم ایسے باغیرت اور خوددار ہیں کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے ہیں۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے:

تَهْوٰى حَيَاتِيْ وَ اَهْوٰى مَوْتَهَا شَفَقًا
وَالْمَوْتُ اَكْرَمُ نَزَّالٍ عَلَى الْحُرَمِ

کہ میری بیٹی تو میری زندگی کی خواہاں ہے اور مجھے زندگی کی دعائیں دیتی ہے مگر میں اس کی موت کا متمنی ہوں کیونکہ حقیقت میں عورت کے لئے موت ہی سب سے زیادہ عزت کا مقام ہے۔

عورت جو خود میراث تھی اسے ورثہ ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عورت بدکاری کا آلہ سمجھی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ مشہور قصائد جو سونے کے حروف میں لکھ کر زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں آویزاں کئے جاتے تھے ان میں سے بیشتر کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا اور سب سے بڑھ کر فخر اس بات پر تھا کہ ہم نے جس طرح عورت کو اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنایا ہے، کوئی نہیں جو ہمارا اس پہلو سے مقابلہ کر سکے۔ جتنا زیادہ کوئی شخص بدکرداری میں آگے بڑھا ہوا ہوتا، اتنا ہی زیادہ فخر کے ساتھ وہ شاعرانہ کلام میں اس بات کا ذکر کرتا تھا اور یہ شاعری تمام عربوں میں ان فاسق شعراء کی عزت اور عظمت قائم کرنے کا موجب بنتی تھی۔ اس موضوع پر سب سے گندے قصیدے خانہ کعبہ میں نمونہ کے طور پر لٹکائے گئے۔ اس کے علاوہ عورت کی زندگی کی جو بھی تصویر ہے اس کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

آج مغربی دنیا میں عورت کو جس قسم کا کھیل سمجھا جا رہا ہے اور جس طرح تہذیب کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور ہر چیز کو آزادی کے نام پر روا رکھا گیا ہے، اور جو معاشرہ آج یورپ اور امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں ہی نہیں بلکہ بکثرت مشرقی ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں جن کی طرف آج کی نئی تہذیب آپ کو بلاتی ہے ان کا منبع تو قبل از اسلام کا عرب تھا نہ کہ یہ جدید کہلانے والی مشرقی اور مغربی دنیا۔ اسلام تو ان بندھنوں سے عورت کو آزاد کرانے کے لئے آیا تھا، نہ کہ ان میں جکڑنے کے لئے۔ صرف عرب ہی پر بس نہیں، بہت سے ممالک میں قدیم زمانوں میں عورت سے ایسا ہی سلوک کیا جاتا تھا بلکہ بعض مشرقی ممالک میں تو آج تک عورت پر ظلم و ستم کے ایسے ایسے طریقے جاری ہیں جو قدیم ترین اندھیرے زمانوں کی یاد دلاتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو ان تمام خرابیوں سے نجات بخشی اور عورت کے وہ تمام حقوق جو چھینے جا چکے تھے 'اس کو پھر دلوائے۔ علاوہ ازیں بھی عورت کو وہ نئے حقوق دلائے جو اسلام سے پہلے کسی مذہب اور تہذیب میں عورت کو نہیں دیئے جاتے تھے۔

آج بھی یورپ میں یا امریکہ میں یا مشرق میں جتنی عورت کی آزادی کی تحریکات ہیں ان کی سربراہ عورتیں ہیں۔ عورتیں ہی اس کو منظم کر رہی ہیں۔ کس حد تک وہ اس میں کامیاب ہیں، کس حد تک ان کے فکر و نظر کے نتائج عورت کے لئے مفید ثابت ہوں گے یا مہلک ثابت ہوں گے یہ ایک الگ مضمون ہے جس کا بعد میں ذکر آئے گا۔

دوسری بات جو مسلمان عورت تمام دنیا کے سامنے چیلنج کے طور پر پیش کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام ادیان میں، بلا استثناء، اسلام کے سوا ایک بھی ایسا مذہب نہیں جس نے عورت کو اپنے ماضی کے ظلموں سے نجات بخشی ہو اور تہذیب جو عورت نے اس زمانہ میں ورثہ میں پائی تھی اس کے خلاف علم بلند کیا ہو۔ آپ اس پہلو سے خواہ یہودیت کا مطالعہ کریں یا عیسائیت کا مطالعہ کریں یا بدھ ازم کا مطالعہ کریں یا کنفیوشس ازم کا مطالعہ کریں۔ کسی مذہب کے ساتھ اسلام کا موازنہ کر کے دیکھیں ایک مذہب بھی آپ کو ایسا نظر نہیں آئے گا جس نے عورت کی آزادی کی تحریک چلائی ہو یا اس کے حقوق کے قیام کے لئے ایک وسیع اور عظیم تعلیم دی ہو۔ ہاں بدقسمتی سے مذہب کی وہ شکلیں جو آج ہمیں نظر آتی ہیں اور ان مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے مستند صورت میں پیش کی جاتی ہیں ان میں عورت پر ظلم کرنے کی مختلف تعلیمات ایسی ملتی ہیں جن کے بڑے بھیانک اور گھناؤنے اثرات ان کی تہذیبوں پر پڑے۔ فی الحقیقت آج کی مغربی دنیا کی آزادی کی تحریکات اس پس منظر میں شروع ہوتی ہیں جو ان کا اپنا پس منظر ہے۔ ان کے اپنے ماضی کے حوالے سے شروع ہوئی ہیں اور وہ کچھ جو اسلام ان کو چودہ سو برس پہلے دے چکا تھا آج تک وہ آزادی کی تحریکات اس زمانہ میں بھی وہ کچھ عورت کو نہیں دے سکیں۔

اسلام نے جو کچھ عورت کو دیا وہ کچھ آزادی کی شکل میں دیا اور کچھ بظاہر پابندیوں کی شکل میں دیا۔ وہ عرب تہذیب جو عورت کو غلام بنا رہی تھی 'اس کو حقوق سے محروم کر رہی تھی اس کے خلاف اسلام نے علم بلند کیا۔ اور عورت کو وہ تمام حقوق بخشے جو اس سے سلب کر لئے گئے تھے اور تہذیب اور تمدن کے نام پر عورت کو انسانی شہوات کو پورا کرنے کا جس طرح کھلونا بنایا جا رہا تھا 'اس سے آزادی پابندیوں کی صورت میں بخشی ہے۔ اس لئے جب آپ اسلام کی پابندیوں پر نظر ڈالتی ہیں تو وہ بھی آزادی ہے اور جب آپ اسلام کے حقوق پر نظر ڈالتی ہیں تو وہ بھی آزادی ہے۔

جدید مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت

اب میں آپ کو عرب پس منظر کے بعد یورپ کے پس منظر میں لے کے آتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ آپ کو آزادی کا پیغام دینے والی عورتیں خود کس ماضی سے تعلق رکھتی ہیں اور آج بھی کس جدوجہد میں مبتلا ہیں۔

سترھویں صدی میں عورتوں کو جادو کے الزام میں موت کی سزائیں اس کثرت سے دی گئی ہیں کہ ایک صدی میں بعض کتب کے بیان کے مطابق ایک لاکھ عورتیں زندہ جلا دی گئیں محض اس الزام میں کہ انہوں نے دوسروں پر جادو کیا تھا۔ سولھویں صدی میں دایہ عورتوں سے یہ قسمیں لی جاتی تھیں کہ وہ بچے کی پیدائش پر اس پر جادو نہیں کریں گی۔ عورتوں کے مظالم کا یہ جو پہلو ہے اس کو اگر آپ دوسری دنیا کی تہذیبوں سے موازنہ کر کے دیکھیں تو باقی تہذیبیں تو چھوڑئیے اسلام کے متعلق

جو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام میں مختلف ادوار میں گذشتہ چودہ سو سال میں عورتوں پر بڑے مظالم ہوئے ہیں ان سارے مظالم کو اکٹھا کر لیں ان کا concentrate تیار کر لیں تو چودہ سو سال میں پھیلے ہوئے جتنے بھی مظالم عورت پر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہوئے ہیں اس سے سینکڑوں گنا زیادہ مظالم عیسائی تہذیب کے ایک سو سال کے اندر عورت پر روا رکھے گئے۔ اور یہ جو ایک لاکھ عورتیں یا کم وبیش اس کے لگ بھگ زندہ جلائی گئیں، صرف یہی تعداد اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتی۔ یہ ایک لاکھ عورتیں جو جادوگرنی سمجھی گئی تھیں ان کا جو ٹیسٹ لیا گیا، جس آزمائش سے گزار کر ان کو جادوگرنی سمجھا گیا اس آزمائش میں جو عورتیں ہلاک ہوئی ہیں ان کی تعداد کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ عورت کو جادوگرنی یا نا جادوگرنی قرار دینے کا امتحان اس طرح لیا جاتا تھا کہ اس عورت کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کو تالاب میں پھینک دیا جاتا تھا۔ اگر وہ ڈوب جاتی تو کہتے تھے کہ دیکھو معصوم تھی اس لئے ڈوب گئی اور انسانی سزا سے بچ گئی اور اگر وہ بچ جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ دیکھو جادوگرنی ہے نا جو بچ گئی اور اس کے نتیجہ میں اسے زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا، پاؤں نیچے پتھر باندھ دیئے جاتے تھے اور نیچے آگ کا الاؤ روشن کر دیا جاتا تھا اور اس کے نتیجہ میں وہ انتہائی اذیت کے ساتھ جان دیتی تھی۔

عورت کا اموال پر کسی قسم کا تسلط تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ سولہویں صدی میں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ خاوند کو یہ حق تھا کہ جب عورت پر الزام لگائے تو صرف خاوند کا یہ کہنا کافی تھا کہ اس عورت نے فلاں بری حرکت کی ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ اس کا موازنہ آپ کر کے دیکھیں۔ چودہ سو سال پہلے اسلام نے اس بارہ میں کیا تعلیم دی۔ اسلام نے صرف مرد کو الزام کا حق نہیں دیا بلکہ عورت کو بھی الزام کا حق دیا اور اس کے جواب میں مرد کو بھی حق دیا اور عورت کو بھی حق دیا کہ اگر وہ اسی شدت سے حلفیہ اس الزام کا انکار کرے تو قطعاً وہ قابل سرزنش نہیں سمجھی جائے گی۔ یا قابل سرزنش نہیں سمجھا جائے گا اگر وہ مرد ہو۔ اور وہ دونوں اس الزام سے بری قرار دیئے جائیں گے۔

عورتوں کو فیکٹریوں میں روزانہ اٹھارہ گھنٹے کام کرنا ہوتا تھا اور گھر کا کام کاج اس کے علاوہ تھا۔ انگلستان کی کل عورتوں کی تعداد جس میں بچیاں بھی شامل ہیں ان کی ایک تہائی اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کام کرنے پر مجبور تھیں۔ عورت کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو گواہی دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ آج یورپ شور مچا رہا ہے کہ اسلام نے ایک مرد کے مقابل پر دو عورتوں کی گواہی مقرر کی ہے اور یہ بڑا بھاری ظلم ہے حالانکہ کل تک عورت کو یہاں گواہی دینے کا حق ہی حاصل نہیں تھا۔

۱۸۹۱ء تک یعنی ابھی صدیوں کے لحاظ سے کل کی بات ہے انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ، سکینڈے نیویا وغیرہ میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ انیسویں صدی تک فرانس میں خاوند اگر عورت کو طلاق دیتا تھا تو ماں کا بچوں پر کوئی حق نہیں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیوہ عورت بھی بچوں کو اپنی تحویل میں نہیں لے سکتی تھی بلکہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے سپرد کر دیئے جاتے تھے۔

انیسویں صدی میں انگلستان اور فرانس میں عورتیں مردوں سے طلاق نہیں لے سکتی تھیں۔ عورت کو تو بے حیائی کی پاداش میں، اگر مرد اس پر الزام لگائے، شدید سزا دی جاتی تھی اور مرد کا یہ حق مسلّم تھا کہ اگرچہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں تو نہیں کر سکتا مگر وہ ایک سے زیادہ عورتیں بغیر شادی کے اپنے گھر میں رکھ سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی اور یہ سلسلہ تو اب بھی جاری ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں عورتوں سے یہ کہہ کر نہایت بھاری کام لئے گئے کہ قومی ضرورت ہے اور اس کے پیش نظر عورتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کی خدمت کریں لیکن جنگ کے معاً بعد ان ساری عورتوں کو بغیر حقوق کے فارغ کر دیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر تک یہ حال تھا کہ عورت کا فیکٹریوں وغیرہ میں کام کرنا تو مناسب خیال کیا جاتا تھا مگر تعلیمی کام کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ بعض اس دور کی مصنفہ عورتیں مثلاً Marian Evans (میری این ایونز)، George Eliot (1819-1880) (جارج ایلیٹ) کے نام پر مشہور ہوئی جو ایک مردانہ نام ہے۔ اسی طرح برانٹے سسٹرز جو مشہور ہیں نیز شارلٹ اور این اور ایملی جو ادب کی دنیا میں مشہور ہیں یہ تینوں شروع میں مردوں کے نام پر ناول لکھا کرتی تھیں کیونکہ اس زمانہ میں عورت کے لئے علمی کام کرنا اس کے لئے ایک جرم تصور کیا جاتا تھا۔

اب تاریخ وار میں ایک خاکہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔

☆...... ۱۸۵۷ء سے پہلے عورتوں کو قانونی طور پر طلاق لینے کا کوئی حق نہیں تھا۔

☆...... ۱۸۶۶ء میں پہلی دفعہ کیمبرج کے Examination Board نے لڑکیوں کو امتحان دینے کی اجازت دی۔

☆...... ۱۸۸۲ء میں پہلی مرتبہ یورپ میں عورت کو اپنے نام پر جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوا۔

☆...... ۱۸۹۰ء تک عورت کا اپنے خاوند کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں تھا۔

یہ تو انیسویں صدی کی باتیں ہیں اب بیسویں صدی میں آیئے:۔

☆...... ۱۹۲۰ء سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ ہی نہیں لے سکتی تھی۔

☆...... ۱۹۳۷ء سے پہلے تک عورت مرد سے طلاق لینے کا حق نہیں رکھتی تھی۔

☆...... ۱۹۲۴ء سے پہلے عورتوں کو شادی کے بعد تعلیمی پروفیشن سے قانوناً خارج کر دیا جاتا تھا' یعنی عورت کو شادی کے بعد تعلیمی پروفیشن سے تعلق رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔

☆...... ۱۹۴۸ء سے پہلے کیمبرج یونیورسٹی میں کوئی عورت ڈگری حاصل نہیں کر سکتی تھی۔

☆...... ۱۹۵۳ء سے پہلے (یعنی کل کی بات ہے جب فساد احمدیوں کے خلاف پاکستان میں ہو رہے تھے) وومن ٹیچرز کی تنخواہ اگرچہ مضمون ایک ہی پڑھاتی ہو، اور ایک ہی جیسا وقت دیتی ہو، مرد استاد سے بہت کم تھی۔

☆...... ۱۹۵۵ء سے پہلے سول سروس میں فائز ہونے کے باوجود عورت کی تنخواہ مرد کی تنخواہ سے کم تھی۔

☆...... ۱۹۶۷ء کے Matrimonial Homes Act سے پہلے قانونی طور پر عورت کو مرد کے گھر میں رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔

اسلام نے جو آزادیاں چودہ سو سال پہلے عورت کو دی تھیں اور جو حقوق دیئے تھے وہ ۱۹۶۷ء تک بھی عورت کو مغرب میں نہیں ملے تھے۔ اور کئی ایسے حقوق ہیں جو آج تک بھی نہیں مل سکے۔ بڑی لمبی جدو جہد سے عورتیں گزری ہیں۔ بڑے مظالم اور دکھوں کے زمانے سے نکل کر آئی ہیں تب جا کر رفتہ رفتہ عورتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یہ حقوق ان کو ملنے شروع ہوئے ہیں جو انہوں نے چھین کر لئے ہیں۔ عورت کو مرد کے گھر رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو گھر میں رکھتا ہے تو اس کے رحم و کرم پر ہے۔ جس دن چاہے کان پکڑ کر نکال دے۔ اس کو ذاتی حق کوئی نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہ سکے۔

☆...... ۱۹۷۵ء سے پہلے عورتیں اپنے نام پر سٹیٹ پنشن بھی وصول نہیں کر سکتی تھیں اور

☆...... ۱۹۷۶ء کے Domestic violence act سے پہلے عورتیں اپنے خاوند کے مظالم کی شکایت قانونی طور پر کر ہی نہیں سکتی تھیں یعنی گھر میں خواہ کسی قسم کا ظلم روا رکھا جائے انگلستان میں ۱۹۷۶ء تک بھی عورت کو یہ قانونی حق حاصل نہیں تھا کہ وہ عدالت میں چارہ جوئی کی درخواست کرے۔ آج بھی مغرب میں عورت اپنے ماں باپ کا ورثہ نہیں پاتی سوائے اسکے کہ اکیلی ہو۔ اور اگر ایک سے زائد بچے ہوں تو صرف بڑا بیٹا وارث سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل اسلام نے عورت کو اس زمانہ میں جبکہ وہ میراث سمجھی جاتی تھی، وارث قرار دیدیا۔

مغربی مفکرین اور ادیبوں کے نزدیک عورت کی حیثیت

اب میں بائبل کی تعلیم کے بارہ میں چند کتابوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس مضمون میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے ازدیاد علم کا موجب بنیں گی۔ ان میں سے ایک دلچسپ کتاب کا نام Benham's book of quotations ہے اسکو بائبل کہتے ہیں یہ اصل میں book of quotations ہے جس میں Biblical quotations بھی ہیں اور بعض دوسری quotations بھی ہیں۔ اسی طرح ایک کتاب Great quotations کے نام سے ہے۔ مختلف کتب ہیں جن سے میں نے بعض محاورے آپ کے لئے چنے ہیں۔ یورپ کا تصور عورت کے متعلق کیا تھا' وہ ان کے فلسفیوں اور ان کے ادیبوں کی زبان سے سنیے۔

پہلا حوالہ "دنیا میں ہر جھگڑے کی بنیاد عورت ہے۔ عورت کو مذہبی امور میں دخل اندازی نہ کرنے دو"۔ یہ تو اس طرح لگتا ہے کہ مولوی منظور چنیوٹی بول رہا ہے۔ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ دنیا کے ہر جھگڑے کی ذمہ داری احمدیوں پر عائد ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر سمندر میں دو مچھلیاں بھی لڑیں تو اس کے نزدیک یہ احمدیوں کی شرارت ہے۔ مگر مذکورہ حوالہ کی رو سے یورپ کے بعض مفکرین کے نزدیک دنیا کے ہر جھگڑے کی ذمہ دار عورت ہے۔

اس کے لئے بائبل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ "تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں جتنا زیادہ مارا جائے ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ عورت، کتا اور walnut tree" (یعنی اخروٹ کا درخت)۔ "عورت کو صرف تین بار گھر سے نکلنا چاہیے۔ ایک دفعہ جب اس کی Christening ہوتی ہے (یعنی جب مذہبی روایت کے مطابق اس کا نام رکھا جاتا ہے) دوسری بار جب اس کی شادی ہوتی ہے اور تیسری بار جب اسکا جنازہ نکلتا ہے"۔

ایک مقولہ یہ ہے کہ "عورت ہی اصل جہنم ہے"۔ ایک یہ ہے کہ "دنیا کا ہر شر عورت کے شر سے کم ہے"۔ ایک یہ ہے کہ "عورت اتنی بے اعتبار ہے کہ اس کی قسم کو بھی پانی پر لکھنا چاہئے"۔

یورپ کی مظلوم عورتوں کا ردعمل دراصل خود عیسائی تعلیم کے خلاف ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ عیسائیت کی بگڑی ہوئی تعلیم کے خلاف ہے جس کا حضرت مسیح کی سچی تعلیم سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ ردّعمل یورپ کے تاریخی رواج کے خلاف ہے جس میں مرد کو عورت پر آمرانہ حقوق حاصل تھے۔ ان مظالم کے خلاف رد عمل تو بالکل بجا ہے لیکن یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ اسلام کو عورت کے خلاف مظالم کا محرک بتایا جا رہا ہے۔

سپین میں اسلامی حکومت قائم رہی ہے۔ اس دور میں عورت کے حقوق کے متعلق ذکر کرتے ہوئے سٹینلے پول جیسا منصف مزاج مؤرخ لکھتا ہے کہ عورتوں کو ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں حاصل تھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ ہر قسم کی تعلیم حاصل کریں یہاں تک کہ اس دور میں قرطبہ

باقی صفحہ نمبر ۲ اپر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ مقدر ہے“۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت اور دوسرے انبیاء اور ان کی قوموں کے شہید اور شاہد ہونے سے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث ومفسرین کی تفاسیر کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۷ رجون ۲۰۰۲ء بمطابق ۷ راحسان ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

خداتعالیٰ کی صفات اَلشَّھِیۡد اور اَلشَّاھِد کی آج تیسری قسط پیش خدمت ہے۔سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ. وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾(سورۃ الفتح :۲۹)۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کر دے۔اور گواہ کے طور پر اللہ بہت کافی ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؔ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ کہ محمد رسول اللہ کی رسالت کے گواہ کے طور پر اللہ کافی ہے۔اور اس میں ایک لطیف معنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ویسے تو ہر چیز کافی ہے لیکن رسالت کے معاملہ میں اس کی کفایت زیادہ واضح اور روشن ہے۔کیونکہ رسول تو مُرْسِل کے قول سے ہی رسول ہے۔پس جب بادشاہ کہتا ہے کہ یہ میرا پیامبر ہے تو اگر دنیا کے تمام لوگ انکار کر دیں تو ان کے انکار کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس رسول کی رسالت میں میری اس تصدیق کے ساتھ کہ یہ میرا رسول ہے منکرین رسالت کے انکار سے کون سا خلل واقع ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیحؑ کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اُس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اُس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سر تاج ہے۔ اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمدؐ ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمدؐ ہے ﷺ۔سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہتِ تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اِس عاجز کو بھی شریک رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اُس کا محل اور مورد ہے یعنی روحانی طور پر دینِ اسلام کا غلبہ جو حججِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ پر موقوف ہے اِس عاجز کے ذریعے سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو اور اگرچہ دینِ اسلام اپنے دلائل حقّہ کے رُو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے اور ابتداء سے اس کے مخالف رُسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانے کے آنے پر موقوف تھا کہ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بناتا ہو اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل کرتا ہو اور تمام اسبابِ اشاعتِ تعلیم اور تمام وسائل اشاعتِ دین کے بہ تمام تر سہولت و آسانی پیش کرتا ہو اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیمِ حقانی کے لئے نہایت مناسب اور موزوں ہو۔“

(براہین احمدیہ۔ صفحہ ۴۹۸،۴۹۹)

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا. اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾(سورۃ المجادلہ :۷)۔جس دن اللہ ان کو ایک جمعیّت کے طور پر اٹھائے گا پھر انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔اللہ نے اس (عمل) کا شمار رکھا ہوا ہے جبکہ وہ اسے بھول چکے ہیں۔اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

پھر سورۃ الحشر کی آیت ہے ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا. وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ . وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾(سورۃ الحشر :۱۲)۔ کیا تُو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہوں نے نفاق کیا۔وہ اہل کتاب میں سے اپنے ان بھائیوں سے جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ اگر تم نکال دیئے گئے تو تمہارے ساتھ ہم بھی ضرور نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے اور اگر تمہارے خلاف لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔

سورۃ المنافقون کی آیت ہے:﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ .وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾(سورۃ المنافقون:۲)۔جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور تُو اللہ کا رسول ہے۔اور اللہ جانتا ہے کہ تُو یقیناً اس کا رسول ہے۔ پھر بھی اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:”بہت سے آدمی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو اس قسم کے دعوے کرتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اے محمد ﷺ تو ہمارا رسول ہے۔ لیکن ہم قسم کھاتے ہیں کہ یہ صریح جھوٹے ہیں اور منافق ہیں۔کیونکہ ان کا عمل در آمد ان کے دلی ایمان کے خلاف ہے۔اور جو باتیں یہ زبان سے کہتے ہیں،اُن کے دل ان باتوں کو نہیں مانتے۔“(الحکم۔ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء۔ صفحہ ۱۱)

اب آنحضرت ﷺ کے متعلق اور آپ کی امت نیز بعض دوسرے انبیاء اور ان کی قوموں کے "شھید" اور "شاھد" ہونے سے متعلق بعض قرآنی آیات اور ان کی تفسیر میں دیگر حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

(سورۃ البقرہ: ۱۴۴)۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی امت ☆ بنادیا تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے۔ اور جس قبلہ پر تُو (پہلے) تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا تاکہ ہم اُسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے۔ اور اگرچہ یہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر (نہیں) جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کردے۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت والے دن حضرت نوحؑ کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کیا آپ نے (خدا کا پیغام) پورے طور پر پہنچا دیا تھا۔ وہ جواب دیں گے: ہاں اے میرے ربّ! اس پر آپ کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے آپ کو پیغام پہنچایا تھا، تو وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ اس پر آپ سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے کہ محمدؐ اور ان کی امت۔ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) اس پر تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ یعنی عدل کرنے والی امت۔ اور یہ آیت پڑھی ﴿لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾۔ تاکہ تم لوگوں پر شہید ہو اور رسول تم لوگوں پر شہید ہو۔ (بخاری، کتاب الاعتصام)۔

"عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "وَجَبَتْ". ثُمَّ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "وَجَبَتْ". قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْلُكَ الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى "وَجَبَتْ"؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "اَلْمَلٰٓئِكَةُ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى السَّمَآءِ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ"۔

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، بابُ الثناء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ لے کر گزرے اور لوگوں نے اچھے انداز میں اس کی تعریف کی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا "وَجَبَتْ"۔ پھر وہ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے مرنے والے کو برے الفاظ سے یاد کیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا "وَجَبَتْ"۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ نے پہلے بھی "وَجَبَتْ" فرمایا تھا اور اب بھی "وَجَبَتْ" فرمایا ہے (اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟) اس پر نبی ﷺ نے فرمایا فرشتے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے شہداء ہیں اور تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے شہداء ہو۔ (سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الثناء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور لوگوں نے مرنے والے کی تعریف کی۔ آپؐ نے فرمایا: وَجَبَتْ یعنی اس کے حق میں قبول ہوگئی۔ پھر آپؐ کے پاس سے ایک اور جنازہ گذرا، جس کے بارہ میں لوگوں نے کہا کہ یہ اچھا آدمی نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: وَجَبَتْ یعنی اس کے حق میں (بھی) قبول ہوگئی۔ اس پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ نے اس (پہلے) جنازہ کے بارہ میں بھی کہا کہ اس کے حق میں یہ قبول ہوگئی اور اس (دوسرے) جنازہ کے بارہ میں بھی یہی فرمایا (کہ قبول ہوگئی)؟ اس پر آپؐ نے فرمایا:

"شَهَادَةُ الْقَوْمِ. اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ"۔ یعنی یہ قوم کی شہادت ہے اور مومن تو زمین میں اللہ کے مقرر کردہ گواہ ہوتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الجنائز)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "نبی کریم ﷺ اُحد کے شہداء میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹ دیتے تھے پھر پوچھتے کہ ان میں کون قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ پس جب کسی ایک کے متعلق بتایا جاتا تو اسے پہلے لحد میں اتارتے اور فرماتے: "اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ میں قیامت کے روز ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے ان کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کرنے کا حکم فرمایا، اس طرح کہ نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی"۔ (بخاری، کتاب الجنائز)

حضرت معاویہ بن ابوسلام اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا ابوسلامؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم نے جُهَيْنَه کے ایک قبیلے پر حملہ کیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اس قبیلہ کے ایک شخص کا پیچھا کیا اور اس پر تلوار کا وار کیا لیکن اس کا وار اس شخص سے تو چوک گیا اور تلوار خود اس حملہ کرنے والے (مسلمان) کو جالگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانو! یہ تمہارا بھائی ہے۔ اس پر لوگ اس کی طرف دوڑے اور اسے فوت شدہ پایا۔ تب رسول ﷺ نے اسے اس کے اپنی خون آلود کپڑوں میں لپیٹ دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن کردیا۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا یہ شہید ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور میں اس کے لئے گواہ ہوں۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا تھا اُس نے کچھ کہا تھا تو آپؐ نے فرمایا: بس کر، اب تو میں اپنی ہی امت پر گواہی دینے کے قابل ہو گیا ہوں، مجھے فکر ہے کہ میری امت کو میری گواہی کی وجہ سے سزا ملے گی۔" (الحکم۔ جلد ۷۔ نمبر ۹۔ بتاریخ ۱۰/مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے۔"

(بدر۔ جلد ۷، نمبر ۱۹ و ۲۰۔ بتاریخ ۲۴/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اس مبارک امت کے لئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے، توریت میں خدا تعالیٰ نے انتقامی امور پر زور دیا تھا اور انجیل میں عفو اور درگزر پر زور دیا تھا اور اس امت کو موقعہ شناسی اور وسط کی تعلیم ملی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکذالک جعلنکم امۃ وسطا یعنی ہم نے تم کو وسط پر عمل کرنے والے بنایا اور وسط کی تعلیم تمہیں دی، سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب۔ صفحہ ۱۲۶)

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (سورۃ آل عمران: ۵۳)۔ پس جب عیسیٰ نے اُن میں انکار (کا رجحان) محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تُو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

سورۃ النساء کی بیالیسویں آیت ہے: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾۔ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لے کر

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎ 2370509

آئیں گے۔اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلَاتِهٖ. "اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ !رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلُّهُمْ اِخْوَةٌ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَ اَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ۔(ابوداؤد، کتاب الوتر، بابٌ ما يَقُوْلُ الرَّجل اذا سلّم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مَیں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو رب ہے اور تو واحد ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مَیں اس بات پر گواہ ہوں کہ محمدؐ تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مَیں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے آپس میں بھائی ہیں۔ اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مجھے اور میرے اہل کو دنیا اور آخرت کی ہر ساعت میں اپنا مخلص بنا۔ اے جلال واکرام والے خدا! میری دعا کو سن اور اسے قبول فرما"۔(ابوداؤد، کتاب الوتر، بابٌ ما يَقُوْلُ الرَّجل اذا سلّم)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ النساء کی آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾(النساء: ۴۲) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ اس پر عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے تو آپ نے قرآن سکھایا ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: مَیں پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اس پر مَیں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی تو جب میں اس آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾(النساء: ۴۲) پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ رونے لگے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں آنحضور ﷺ کی یہ کیفیت دیکھ کر مَیں نے قرآن پڑھنا بند کر دیا۔

سدّیؒ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت رسل کی طرف سے یہ شہادت دے گی کہ انہوں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنی اُمّت کی اس تصدیق کی گواہی دیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾۔

اور حضرت عیسیٰؑ سے حکایتاً قرآن کریم میں آتا ہے کہ انہوں نے کہا ﴿كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾۔ اہل عرب کی عادت میں سے یہ ہے کہ وہ اس شے کا بارہ میں جس کے واقعہ ہونے کی وہ توقع رکھتے ہیں کہتے ہیں "كَيْفَ بِكَ اِذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا"۔ یعنی تیری اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب فلاں فلاں معاملہ واقعہ ہوگا۔ اور جب فلاں شخص فلاں کام کرے گا یا فلاں وقت آئے گا؟ اسی طرح اس کلام سے یہ مراد ہے کہ قیامت کے روز اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب ہر اُمّت پر اللہ تعالیٰ اس کے رسول کو گواہ کے طور پر لائے گا۔ اور تمہیں (اے محمدؐ!) ان سب پر گواہ کے طور پر لائے گا۔ اور اس سے مراد آنحضورؐ کی وہ قوم ہے جو قرآن کی مخاطب ہے جن کو آنحضور ﷺ نے دیکھا اور جن کے حالات کو آپؐ جانتے ہیں پھر ہر زمانہ کے لوگ اپنے دیگر لوگوں پر جنہیں وہ دیکھیں گے اور جن کے احوال کا وہ مشاہدہ کریں گے گواہی دیں گے۔ اسی معنی میں عیسیٰؑ نے ﴿كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ فرمایا ہے۔

(تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ جل شانہٗ نے اسلامی امت کے کُل لوگوں کے لئے ہمارے نبی ﷺ کو شاہد ٹھہرایا ہے اور فرمایا:...... وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔(شہادۃ القرآن۔ صفحہ ۶۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جب اُن قوموں میں ایک مدت دراز گزرنے کے بعد باہمی تعلقات پیدا ہونے شروع ہوگئے اور ایک ملک کا دوسرے ملک سے تعارف اور شناسائی اور آمد و رفت کا کسی قدر دروازہ بھی کھل گیا اور دنیا میں مخلوق پرستی اور ہر ایک قسم کا گناہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔ تب خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں بھیجا تا بذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالم کی طبائع کے لئے مشترک ہے، دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنادے اور جیسا کہ وہ واحد لاشریک ہے اُن میں بھی ایک وحدت پیدا کرے اور تا وہ سب مل کر ایک وجود کی طرح اپنے خدا کو یاد کریں اور اُس کی وحدانیت کی گواہی دیں اور تا پہلی وحدت قومی جو ابتدائے آفرینش میں ہوئی اور آخری وحدت اقوامی جس کی بنیاد آخری زمانہ میں ڈالی گئی یعنی جس کا خدا نے آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا، یہ دونوں قسم کی وحدتیں خدائے واحد لاشریک کے وجود اور اُس کی وحدانیت پر دوہری شہادت ہو کیونکہ وہ واحد ہے اس لئے اپنے تمام نظام جسمانی اور روحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے۔"

(چشمہ معرفت۔ صفحہ ۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۱۸۸۲ء کا:

"کچھ عرصہ ہوا...... ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں۔ بلکہ شاید کچھ عربی دان بھی ہیں۔ اور واعظِ قرآن ہیں۔ اور خاص امرتسر میں رہتے ہیں۔ اتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سیر کرتے کرتے یہاں بھی آگئے...... چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اس عاجز پر انہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارے میں اُن کے دل میں تھی" (کہ الہام انسان کے دماغی خیالات ہی کا نام ہے) یہ رائے انہوں نے "مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی۔ اس لئے دل میں بہت رنج گزرا۔ ہر چند معقولی طور پر سمجھایا گیا کچھ اثر مترتب نہ ہوا۔ آخر توجہ الی اللہ تک نوبت پہنچی۔ اور ان کو قبل از ظہور پیشگوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دعا کی جائے گی کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعا بہ پایۂ اجابت پہنچ کر کوئی ایسی پیشگوئی خداوند کریم ظاہر فرماوے۔ جس کو تم بچشم خود دیکھ جاؤ۔

سو اُس رات اس مطلب کے لئے قادر مطلق کی جناب میں دعا کی گئی علی الصباح بہ نظرِ کشفی ایک خط دکھلایا گیا۔ جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ آئی ایم کورلر (I am Quarreller)۔ اور عربی میں یہ لکھا ہوا ہے۔

هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ اور یہی الہام حکایۃً عن الکاتب القا کیا گیا۔ اور پھر وہ حالت جاتی رہی۔

چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا۔ اس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر اور اس آنے والے خط سے مطلع کر کے پھر اسی وقت ایک انگریزی خوان سے اس انگریزی فقرہ کے معنے دریافت کئے گئے۔ تو معلوم ہوا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں۔ سو اس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنے والا ہے اور هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ کہ جو کاتب

" جب تک نورالٰہی بصارت عطا نہ کرے اس وقت تک انسان اپنے نقص بھی دیکھ نہیں سکتا اور جب تک وہ نقص دور نہ ہوں نورالٰہی عطا نہیں ہو سکتا"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تجلّیٔ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Muliapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

کی طرف سے دوسرا فقرہ لکھا ہوا دیکھا تھا اس کے یہ معنے کھلے کہ کاتبِ خط نے کسی مقدمہ کی شہادت کے بارے میں وہ خط لکھا ہے۔

اُسی دن حافظ نور احمد صاحب بہ باعثِ بارشِ باران امر تسر جانے سے روکے گئے۔ اور درحقیقت ایک سماوی سبب سے ان کا روکا جانا بھی قبولیتِ دعا کی ایک جز تھی۔ تا وہ جیسا کہ ان کے لئے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی گئی تھی پیشگوئی کے ظہور کو بچشمِ خود دیکھ لیں۔ غرض اُس تمام پیشگوئی کا مضمون ان کو سنا دیا گیا۔ شام کو اُن کے روبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم ومالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امر تسر سے آیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اسی کتاب کا کاتب ہے عدالتِ خفیفہ میں نالش کی ہے۔ اور اس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے۔ اور ساتھ اس کے ایک سرکاری سمن بھی آیا۔ اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ الہامی یعنی ھٰذَا شَاھِدٌ نَزَّاغٌ جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے۔ ان معنوں پر محمول معلوم ہوا کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دل میں بہ یقین کامل یہ مرکوز تھا کہ اس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہو گی بباعث وثاقت اور صداقت اور نیز بااعتبار اور قابلِ قدر ہونے کی وجہ سے فریق ثانی پر تباہی ڈالے گی۔ اور اسی نیت سے مہتمم مذکور نے اس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی۔ اور سمن جاری کرایا۔

اور اتفاق ایسا ہوا کہ جس دن یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور امر تسر جانے کا سفر پیش آیا۔ وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا۔ سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے روبرو پوری ہو گئی۔ یعنی اُسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا۔ روپیہ آگیا۔ اور امر تسر بھی جانا پڑا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"۔ (براھین احمدیه حصه چهارم. صفحه ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۴. حاشیه در حاشیه نمبر ۳). (تذکره صفحه ۵۵ تا ۵۷. مطبوعه ربوه ۱۹۶۹ء)

الہام 1883ء: "ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے۔ اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں، بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے، وہ جلد نکالو۔ پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایات الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں۔ اور یقین کامل ہے کہ اُس قوت ایمان اور اخلاص اور توکّل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں، پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا کہ ہر ایک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔" (مکتوبات احمدیه. جلد اوّل. صفحه ۱۹. ۲۰)

"خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا نئے نشانوں کے ساتھ قرآن کریم کی سچائی غافل لوگوں پر ظاہر کی جائے۔ اسی کی طرف الہام الٰہی میں اشارہ ہے کہ "پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیه السلام. تفسیر سورة الجمعه . جلد ۸ صفحه ۱۳۱)

(مرسله: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ

دعا کو ترک کرنا گناہ ہے

طالب دعا از جماعت احمدیه ممبئی

سگ بٹولی ضلع کانگڑہ (ہماچل پردیش) میں دس روزہ "ہون یگیہ وست سنگ" میں جماعت احمدیہ قادیان کے احمدی علماء کی تقاریر

دس روزہ ہومیو پیتھک وایلو پیتھک میڈیکل کیمپ و بک سٹال

مورخہ 9 تا 18 جون دس روزہ ہون یگیہ وست سنگ سمیلن ہندو مذہب کی طرف سے ہماچل کے ضلع کانگڑہ میں موضع سگ بٹولی میں منعقد ہوا۔ اس یگیہ و سمیلن کا بنیادی مقصد دنیا میں سے نفرت و جھگڑے اور فساد وغیرہ کو ختم کرنا تھا۔

انہوں نے اس سمیلن میں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا تا کہ وہ بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے آپسی محبت بھائی چارہ اور امن کی تعلیم کے بارہ میں بتلائیں۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہر روز ان کے اپنے پروگرام کے علاوہ جماعت احمدیہ کے سکالرز کی بھی ہر روز ایک تقریر ہوتی رہی۔

9-6-02 کو ہی وسیع پنڈال تیار کیا گیا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے بنے ہوئے مختلف قسم کے امن اور بھائی چارے و محبت کے بینروں سے پنڈال کو سجایا گیا۔

الحمد للہ ان بینروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تعلیم و تبلیغ بڑے خاموش طریقے سے ہوتی رہی۔ ہر آنے والا پہلے تمام بینروں پر اپنی نظریں جماتا تھا۔ اور مختلف سکالروں نے بھی سامعین وناظرین کی توجہ بینروں کی طرف مبذول کرائی۔

چنانچہ 9 تا 18 جون تک علی الترتیب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری، محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب، محترم مولانا سلطان احمد ظفر، محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، محترم مولانا سید تنویر احمد صاحب، محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب، محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم، محترم مولانا عبدالوکیل صاحب نیاز، محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر، محترم مولانا محمد نسیم احمد صاحب طاہر، محترم مولانا عنایت اللہ صاحب و محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے توحید باری تعالیٰ، جماعت احمدیہ کے ذریعہ انسانیت کی خدمات، قیام امن کے ذرائع، شری رام چندر جی کی سیرت، موازنہ مذاہب، موعود اقوام عالم، اسلام میں عورت کا مقام وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان رہا کہ جماعت احمدیہ کی تمام تقاریر بڑے غور سے سامعین نے سنی اور ان کی تعریف کی۔ اس پروگرام میں M.L.A اور Ex M.P, S.P, D.S.P, S.D.M اور دیگر ہندو مذاہب کے سکالرز جو ہریانہ، دہلی، یوپی، بہار، پنجاب، جموں و کشمیر سے آئے ہوئے تھے نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ اسلامی تعلیم کو سراہا۔

فری میڈیکل کیمپ

جماعت احمدیہ ہماچل کی طرف سے دس روزہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ یہ کیمپ ہومیو پیتھک وایلو پیتھک ادویات پر مشتمل تھا۔ الحمد للہ اس سے بنی نوع نے بہت فائدہ اٹھایا۔

رجسٹریشن کے مطابق ہومیو پیتھک ادویات سے دس یوم میں 2500 افراد نے فائدہ اٹھایا اور ایلو پیتھک ادویات 1500 افراد نے حاصل کی۔ اس طرح جماعت احمدیہ ہماچل کی طرف سے چار ہزار افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے اس کیمپ پر ہر آنے والے نے تعریف کی۔ کیونکہ وہاں پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی کیمپ تھا جو مخلوق خدا کی خدمت میں بلا تفریق مذہب و ملت کام کر رہا تھا۔

ایم ٹی اے کی ٹیم نے باقاعدگی سے تمام پروگراموں کی ریکارڈنگ کی۔ یوں لگتا تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہی یہ پروگرام کیا جا رہا ہے۔ دس روز میں مختلف سکالروں واہل مذاہب کے انٹرویو بھی لئے گئے۔ اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر تبلیغ بھی کی گئی۔

بک سٹال:: جماعت احمدیہ ہماچل کی طرف سے دس روزہ بک سٹال بھی لگایا گیا جس سے ہزاروں افراد نے استفادہ کیا اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر لوگوں نے بڑے شوق سے خریدا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ نادوں ہماچل)

آسنور (کشمیر) میں واقفین نو بچوں کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس

ماہ مئی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے واقفین نو بچوں کی پندرہ روزہ تعلیمی و تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ کلاسیں 8 مئی سے 25 مئی 2002ء تک جاری رہیں۔ کلاس میں 18 بچوں نے شرکت کی روزانہ صبح 7 بجے سے آٹھ بجے تک خدام نے نصاب کے مطابق بچوں کی تعلیم و تربیت کی۔ بچوں کی عمر کے مطابق چار گروپ بنائے گئے اور نصاب کے مطابق پڑھایا گیا۔ بچوں نے اپنے لئے مختصر نوٹ بنالئے۔ مدرسین کے علاوہ مکرم ناصر احمد ندیم معلم سلسلہ ہر روز بچوں کو دینی مسائل کے بارے میں تربیت کرتے رہے۔ والدین صبح سویرے اپنے بچوں کو مسجد تک ساتھ لاتے تھے۔ بچوں نے بھی کلاس میں شرکت کر کے خوشی کا اظہار کیا اور کافی ذوق وشوق دکھایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

ایثار و قربانی کے بعض ایمان افروز واقعات

﴿مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان﴾

جامعۃ المبشرین کے بہت سے نو مبائع طلباء کو اذیت ناک تکالیف میں سے گذرتے ہوئے حق و صداقت پر قائم رہتے ہوئے ایثار و قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔ مخالفین کے اوچھے ہتھکنڈوں سے بھی طلباء کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ بعض ایمان افروز واقعات نے گزشتہ بزرگان کی قربانیوں کی یاد تازہ کروادی ہے۔ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوں کی قربانیوں کی جھلک سامنے آجاتی ہے۔

1)......عزیزم ماجد حسین ابن عبداللطیف صاحب آف جموں نے بیان کیا کہ وہ میٹرک پاس کرنے کے بعد راج مستری کا کام کرتے تھے۔ دسمبر 2000ء کو چمبہ (ہماچل پردیس) میں اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے گئے وہاں جماعت کے دو معلمین سے ملاقات ہوئی جماعت کا تعارف ہوا حق و صداقت آشکار ہونے پر قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ معلمین کی تحریک پر زندگی وقف کر کے قادیان جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا۔ جون 2001ء کو موسمی تعطیلات میں گھر جموں گئے۔ والدین بلکہ پورا خاندان کٹر جماعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہے۔ انہیں جب علم ہوا کہ خاکسار نے احمدیت قبول کرلی ہے اور قادیان تعلیم حاصل کر رہا ہوں تو انہوں نے خاکسار کو پہلے اپنے طور پر جماعت سے منحرف کرانے کی کوشش کی جب میری تعطیلات ختم ہوئیں اور ایک دو دن بعد قادیان آنے والا تھا کہ والدین نے اچانک گھر پر چند غیر احمدی علماء کو بلالیا جنہوں نے خاکسار کو جماعت احمدیہ کے خلاف بہت سی غلط فہمیاں پیدا کرنے کوشش کی۔ اور جماعت سے انحراف کرنے کی ترغیب دلائی جب خاکسار نہ مانا تو میرے والد صاحب نے مجھے دوسرے کمرے میں بلایا اور اچانک مجھے کمرے میں بند کردیا اور اس طرح میں پندرہ دن تک محبوس اپنے ہی گھر میں رہا پندرہ دن کے بعد مجھے چھوڑ تو دیا لیکن میری سخت نگرانی کی جارہی تھی اس طرح میرا سمسٹر اوّل ختم ہوگیا۔ خیر ایک دن موقعہ پاکر خاکسار گھر سے بھاگ کر قادیان آگیا امسال جب خاکسار موسمی تعطیلات میں گھر نہ پہنچا تو میرے والد صاحب میرے ماموں کو ساتھ لیکر قادیان آئے لنگر میں ایک رات قیام کیا لیکن مخالفت اور نفرت کا یہ عالم تھا کہ لنگر خانہ سے پانی تک نہ پیا۔ میرے والد صاحب اور ماموں مجھے بار بار گھر چلنے کے لئے کہتے رہے یہ بھی کہا کہ ہم تم کو نہیں روکیں گے۔ مجھے یقین تھا کہ یہ ان کا بہانہ ہے اور مجھے اپنی تعلیم چھوڑنا گوارہ نہیں اور سابقہ تجربہ سے بھی میں نے سبق حاصل کر کے جانے سے انکار کردیا۔

اللہ مجھے صبر اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین

2)......عزیزم عبدالخالق ابن مرحوم کاظم الدین آسامی نے خاکسار سے بیان کیا کہ میں نے جولائی 2001ء میں بیعت کی۔ مولویوں کے بہکانے پر میرے بھائیوں نے میری شدید مخالفت شروع کردی اور بالآخر مجھے میرے مکان سے نکال دیا ہم تین بھائیوں کی اسی بیگہ زمین تھی مجھے اس سے بھی بے دخل کردیا اس پر میں زندگی وقف کر کے قادیان جامعۃ المبشرین میں پڑھنے کے لئے آگیا۔ یہاں پہنچنے پر میری بیوی نے مجھے اطلاع دی کہ میرے بھائیوں نے اس کو بھی مار پیٹ کر کے میرے گھر سے نکال دیا ہے۔ اس پر میں پندرہ دن کی چھٹی لے کر آسام گیا تا اپنی اہلیہ اور بچوں کو لے آؤں جب میں اپنے سسرال پہنچا تو میرے بھائیوں نے مجھے پکڑ کر اپنے گھر میں کمرے میں بند کردیا میرا واپسی کا ریزرویشن کینسل کرادیا۔ دس دن بعد میں کسی طرح اپنے گھر سے نکل بھاگا اور اپنے بچوں کو لے کر پندرہ کلومیٹر پا پیادہ چل کر راتوں رات اسٹیشن پہنچا اور اپنی فیملی کو لے کر قادیان آگیا۔ اب فیملی کے ساتھ قادیان میں مقیم ہوں امسال موسمی تعطیلات میں بھی اپنے ملک نہیں گیا کہ جاؤں تو کہاں جاؤں۔ ادھر میری اہلیہ کو بھی اس کے والدین نے کہا کہ تو ہماری بیٹی نہیں ہے۔

3)......عزیزم مکرم امجد علی ابن محمد رمضان آسامی نے خاکسار سے بیان کیا کہ میں انٹر پاس ہوں اکتوبر 2000ء کو بالی کوری جماعت کے صدر صاحب کے ذریعہ بیعت کر کے اپنے گاؤں پہنچا۔ جب گاؤں والوں کو خبر پہنچی تو انہوں نے میرے والد صاحب کو بلایا کہ تمہارا بیٹا قادیانی یعنی کرسچن ہوگیا ہے۔ ہمارے علاقہ میں اب تک کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی یا تو وہ توبہ کرے ورنہ اسے گاؤں سے نکال دو اگر گھر میں رکھو گے تو ہم تم سب کو نکال دیں گے۔ میں نے گاؤں والوں کی منت سماجت کی کہ مجھے دو ماہ تک رہنے دیا جائے میں خود یہاں سے چلا جاؤں گا۔ لیکن میری کسی نے نہ سنی میں اپنی اہلیہ کو لیکر اپنی پھوپھی کے گھر دوسرے گاؤں چلا گیا اور دو ماہ بعد آسام سے قادیان جلسہ سالانہ پر آنے والی ریل گاڑی سے قادیان پہنچا میری بیوی کو اپنی پھوپھی کے گھر چھوڑ آیا تھا۔ پچھلے سال میں موسمی تعطیلات میں جب آسام گھر گیا تو تعطیلات کے بعد اپنی فیملی کو بھی قادیان لے آیا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ میری پھوپھی کے لئے بھی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

4)......عزیزم سجاد احمد ابن عبداللطیف صاحب آف کلکتہ نے بتایا کہ میں نے انٹر پاس کر کے ڈاکٹری ایکسپیرینس سرٹیفکٹ حاصل کیا اور میں (U.P) کے ضلع ایٹا میں عرصہ چھ سال سے پریکٹس کرتا رہا ہوں خدا کے فضل سے ماہانہ نو دس ہزار روپے آمد ہوتی تھی۔ اسی دوران خاکسار نے احمدیت کے بارہ میں مخالفین کی کتب پڑھی ہوئی تھیں۔ معلم وقف جدید سے ملاقات ہونے پر میں نے ان کی دل کھول کر مخالفت کی۔ ایک بار مجھے کتاب دینی نصاب برائے نو مبائعین ملی اس کو پڑھ کر میری بہت سی غلط فہمیاں دور ہوگئیں میں نے اپنے طور پر لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کرنی شروع کردی اور آہستہ آہستہ ایک خاصی جماعت تیار کر کے انہیں تحقیق حق کی غرض سے قادیان جلسہ سالانہ پر چلنے کو آمادہ کیا چنانچہ خاکسار نے دو بسیں تیار کر کے جنکا انتظام معلم وقف جدید بیرون سے ہوگیا قادیان آیا یہاں آکر 2000ء کو بیعت کر کے احمدیت قبول کرلی ساتھ ہی دینی تعلیم حصول کے لئے جامعۃ المبشرین میں داخلہ لے لیا پچھلے سال جب موسمی تعطیلات میں اپنے گھر گیا تو چونکہ میں نے اپنے گھر والوں کو اپنے قبول احمدیت کی اطلاع دی ہوئی تھی ساتھ ہی کتب بھی بھجوائی تھیں انہوں نے حق شناخت کرنے کے بجائے خاکسار کی شدید مخالفت کی خود مجھے زدوکوب کیا اور گھر سے نکال دیا میں اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ اپنے سسرال گیا تو انہوں نے بھی شدید مخالفت کی اور میری اہلیہ کو بھی میرے خلاف کردیا میری اہلیہ بیمار تھی اس کا اپریشن کروانا پڑا۔ محترم امیر صاحب بنگال نے مالی امداد فرمائی جس سے علاج ہوگیا میری اہلیہ میرے ساتھ قادیان آنے پر رضامند نہ ہوئی مجھے اپنی بقیہ تعطیلات احمدیہ مشن کلکتہ میں گزارنا پڑیں۔

امسال بھی تعطیلات سے قبل اپنے والدین اور اسی طرح اہلیہ اور اسکے خاندان سے فون پر رابطہ کیا لیکن دونوں جگہ سے مجھے ایک ہی جواب ملا کہ تم عیسائی ہوچکے ہو اب ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اگر تم قادیانیت سے تائب ہو کر آنا چاہو تو ہمارے دروازے کھلے ہیں ورنہ یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے میری اہلیہ قادیان آنے پر آمادہ تھی لیکن اب اس نے بھی صاف انکار کردیا ہے اس لئے خاکسار نے امسال چھٹیاں قادیان میں ہی گزارنے کا ارادہ کیا ہے۔

5)......عزیزان حافظ ریحان احمد اور حافظ محمود الحسن صاحب کا واقعہ بھی بے حد ایمان افروز ہے۔ یہ دونوں طلباء مکمل حافظ قرآن ہیں۔ مہاراشٹر میں انہیں احمدیت کا پیغام ملا اور احمدیت قبول کرلی۔ عزیز حافظ ریحان احمد سہارنپور کے رہنے والے ہیں جبکہ محمود الحسن صاحب دہرادون کے متوطن ہیں۔ دونوں ہی قبول احمدیت کے بعد جامعۃ المبشرین میں پڑھنے آگئے۔ جب ان کے والدین کو علم ہوا تو دونوں کے والدین قادیان آگئے اور بچوں کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ یہ کہتے ہوئے لے گئے کہ کچھ دن وہاں رہ کر آجائیں گے۔ لیکن ان دونوں کو گھر لے جانے کے بعد علماء کے ذریعہ ورغلانے کی کوشش کی لیکن جب انہوں نے احمدیت کو چھوڑنے سے انکار کیا تو انہیں طرح طرح کی بدنی سزائیں بھی دی گئیں اور گھروں میں بند کردیا گیا۔

دونوں طلباء کچھ دنوں بعد باری باری خاموشی سے بھاگ کر قادیان آگئے چند دن بعد ان کے والدین دوبارہ قادیان آگئے اور انتظامیہ کو یقین دہانی کرائی کہ ایک بار انہیں گھر جانے دیں ہم انہیں چند دن بعد واپس کردیں گے۔ لیکن اس بار بھی ان کے والدین نے پہلے کی طرح انہیں گھروں میں روک لیا اور طرح طرح کا دباؤ ڈالا گیا لیکن دونوں طلباء ایک بار پھر بھاگ کر قادیان آگئے اور تعلیم مکمل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد حافظ ریحان کے والدین تو خدا کے فضل سے احمدیت قبول کرچکے ہیں جبکہ حافظ محمود الحسن کو والدین نے غیر معمولی دباؤ ڈال کر اپنے پاس روک رکھا ہے۔ مکرم حافظ ریحان احمد صاحب اب باقاعدہ معلم ہیں اور سلسلہ کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حافظ محمود الحسن کے والدین کا کہنا ہے کہ تم بے شک احمدیت پر قائم رہو لیکن ہمارے پاس رہو موصوف اپنے علاقہ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور والدین کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو استقامت بخشے اور ان کے والدین کو بھی احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

6)......عزیزم پیار دین آف ہماچل پہلے ڈرائیور تھے قبول احمدیت کے بعد فیملی کے ہمراہ جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آگئے۔ والدین کو علم ہوا تو والدین اور ساس سسر قادیان آئے اور عزیز کو واپس لے جانے کے لئے کافی دباؤ ڈالا لیکن عزیز نے مستقل مزاجی دکھائی بالآخر والدین اپنی بہو کو زبردستی ساتھ لے گئے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس حربہ سے ان کا لڑکا گھر آجائے گا لیکن یہ عزیز موصوف واپس نہ گئے اس پر والدین نے لکھا کہ اچھا آکر اپنی فیملی ساتھ لے جاؤ عزیز جب گھر پہنچے تو ان کو زبردستی وہاں روک لیا گیا اور کئی قسم کے دباؤ ڈالتے رہے۔ ایک روز عزیز نے یہ بہانہ کر کے اپنی اہلیہ کو اس کے ماں باپ کے پاس لے جاتا ہوں اہلیہ کو ساتھ لیا اور سسرال آئے وہاں جاکر اپنی اہلیہ کو قادیان چلنے پر آمادہ کرتے رہے لیکن والدین کے دباؤ کی وجہ سے اہلیہ نے قادیان آنے سے منع کردیا عزیز نے جب بات بنتی نہ دیکھی تو اکیلے ہی قادیان آگئے خدا کے فضل سے بعد میں ان کی اہلیہ کو بھی احساس ہوا کہ اس نے اپنے میاں کا ساتھ نہ دے کر اچھا نہیں کیا۔ ایک دن موقعہ پاکر عزیز پیار دین کی اہلیہ خاموشی سے گھر سے نکل کر قادیان آگئی اب قادیان میں اپنے شوہر کے ساتھ مقیم ہے۔ ☆☆☆

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بڑی لڑکی عزیزہ سعادت فرقان کو ۱۷ جون ۲۰۰۲ء کو دوسرے لڑکے سے نوازا ہے جو مکرم عبدالقادر صاحب گڈے یادگیر مرحوم کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(عبدالمنان فلک نما حیدرآباد)

بقیہ صفحہ :: (۱)

☆ پوری دنیا کے نامساعد حالات اور روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو کروڑ چھ لاکھ چون ہزار سے زائد نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے ہیں۔

اس کے بعد حضور پُرنور نے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر میں دعا کرائی۔

28 تاریخ کو ہندوستانی وقت کے مطابق 9:30 بجے اختتامی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں حضور نے تلاوت و نظم کے بعد اختتامی اجلاس میں رجسٹر روایات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے متعلق صحابہ کی ایمان افروز روایات بیان فرمائیں اور آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

تقریب عالمی بیعت

28 جولائی کو ہندوستانی وقت کے مطابق 5:30 بجے عالمی بیعت کی تقریب عمل میں آئی۔ اس میں حسب سابق تمام دنیا سے تعلق رکھنے والے نو مبائعین کی بیعت کا نظارہ قابل دید تھا۔ حضور انور نے اس سال دو کروڑ چھ لاکھ چون ہزار سے زائد افراد کی جو دوران سال جماعت میں داخل ہوئے تھے بیعت لی اور سجدہ شکر ادا کیا۔ جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدی احباب سجدہ ریز ہوئے۔ اس موقعہ پر دنیا میں مختلف جگہوں پر عالمی بیعت کی تقریبات ہو رہی تھیں جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ نہ صرف ان پروگراموں میں شامل ہوئے۔ بلکہ بعض جگہوں کی تقریبات کے دوطرفہ نظارے بھی دکھائے گئے۔

اسی روز اختتامی اجلاس سے بھی حضور انور نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا کروائی۔ ان ہر سہ خطابات کے خلاصے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دیے جائیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد جلسہ سالانہ کے اجلاسات شروع ہوئے پہلے روز کے اجلاسات میں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق تقریر ہوئی۔

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی

مقرر موصوف نے بتایا کہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ تھے۔ اس وقت سے لیکر اب تک انڈونیشیا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور نے انڈونیشیا کی مرکزی مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے 50 ہیکٹر زمین خریدنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اب تک آدھی زمین خریدی جا چکی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت تک انڈونیشیا میں 330 مساجد اور 125 مشن ہاؤسز ہیں۔ 311 ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں 121 مبلغین ہیں۔ سات رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں باقاعدہ جامعہ احمدیہ ہے جس میں 86 طلباء پڑھ رہے ہیں۔ 10 اساتذہ ہیں تعلیم کی کل مدت 5 سال ہے۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا بفضلہ تعالیٰ حضور کے حکم سے سنگاپور، تھائی لینڈ، ویتنام وغیرہ ممالک میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ مرکز سے باقاعدہ ماہنامہ نور اسلام اور انصار اللہ لجنہ اور خدام کے رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ کا رسالہ بشارت بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

گیمبیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی

اس عنوان کے تحت امیر جماعت احمدیہ گیمبیا بابا تراولے صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے بتایا کہ گیمبیا میں 1961 میں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر جاری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ملک کا الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا جماعت کو اچھی طرح کوریج دے رہا ہے۔ اس سال 122 پروگرام ٹیلی کاسٹ اور نشر ہوئے۔ ملک کی تین بڑی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو رہے ہیں۔ 1968 میں گیمبیا میں پہلا میڈیکل سنٹر کھلا تھا۔ چنانچہ 2000-2001 کی رپورٹ کے مطابق 37000 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ گیمبیا میں 1989 میں پہلا پرنٹنگ پریس کھولا گیا۔ عید کے موقع پر ہزاروں غرباء کو عید گفٹ دیے گئے۔ اللہ کے فضل سے گیمبیا میں احمدی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ نہایت احسن رنگ میں کام کر رہی ہے۔

گھانا میں
جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات

مذکورہ عنوان کے تحت جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گھانا کے حافظ جبریل سعید صاحب نے کہا کہ 80 سال پہلے گھانا میں احمدیت کا پودا لگا۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر پہلے مبلغ گھانا تھے۔ 1950 میں کماسی میں پہلا سیکنڈری سکول کھولا گیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ 100 نرسری سکول 220 پرائمری سکول 97 سیکنڈری سکول 7 سینئر سیکنڈری سکول ایک ٹیچر ٹریننگ کالج ایک مشنری کالج کام کر رہا ہے۔ گھانا میں طبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گھانا میں 6 بڑے ہسپتال چل رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کے تحت گھانا میں بہت بہتر رنگ میں کام ہو رہا ہے اور ہم ہر مصیبت کے وقت خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی
تصنیف و اشاعت کی خدمات

مذکورہ عنوان کے تحت محترم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کو دو افریقی زبانوں میں تراجم قرآن مجید مکمل کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ ان میں سے ایک جولہ زبان ہے جو آئیوری کوسٹ کی زبان ہے اور دوسرے کیکامبہ زبان ہے جو کینیا میں بولی جاتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت 25 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کا کام جاری ہے۔ 14 زبانوں میں تراجم زیر تکمیل ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اشاعت کے متعلق روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیشتر کتب کے انگریزی تراجم ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی حضور علیہ السلام کی تصانیف ملفوظات اور اشتہارات C.D کی شکل میں دستیاب ہیں۔ اس طرح انگریزی قرآن مجید مولانا شیر علی صاحب بھی C.D پر دستیاب ہے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتب کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضور انور کی کتب Revelation Rationalty Knowladge and Truth اور Islam Response to the Contemprary Issue کے اردو تراجم ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ امسال 31 زبانوں میں 132 کتب و فولڈرز شائع ہو چکے ہیں 68 فولڈرز 15 زبانوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی گزشتہ سال تک 50 زبانوں میں ترجمہ ہو چکی تھی امسال مزید 2 زبانوں کا اضافہ ہو کر 52 زبانوں میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات

اس عنوان سے تقریر کرتے ہوئے مکرم نصیر احمد قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن نے فرمایا کہ گزشتہ سال تک جماعت 54 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر چکی تھی امسال مزید دو زبانوں 'کیکامبا' اور 'جولا' کو شامل کر کے کل 56 زبانوں میں جماعت احمدیہ کو قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ آپ نے بتایا کہ گزشتہ 14 سو سال میں کسی اسلامی حکومت یا ادارے کو اتنی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کی توفیق نہیں ملی۔

آپ نے جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اردو ترجمہ قرآن اب مختلف سورتوں کے تعارف اور تفسیری نوٹوں کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مسیح ہندوستان میں کا عربی ترجمہ "المسیح فی الھند" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

آپ نے بتایا کہ امسال جماعت کو دنیا کی 33 زبانوں میں 314 عنوانات کے تحت 22 لاکھ 10 ہزار 636 کتب و فولڈرز کی اشاعت کی توفیق ملی۔

نمائش: امسال دنیا بھر میں 669 نمائشیں لگائی گئیں جن میں اسلامی کتب کیلنڈرز فوٹوز کو دکھایا گیا جن سے 12 لاکھ 24 ہزار افراد کو پیغام حق پہنچا۔

بک سٹال اور بک فیئر: امسال 34 سو 93 بک سٹال یا بک فیئر لگائے گئے جن سے 28 لاکھ 80 ہزار 965 افراد نے استفادہ کیا۔ ان بک سٹالوں اور بک فیئرز کے ذریعہ دنیا بھر میں قرآن مجید و اسلامی لٹریچر وسیع پیمانے پر پھیلایا گیا۔

ٹیلی ویژن پروگرام: ایم ٹی اے کے 24 گھنٹے کے مستقل پروگراموں کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں مختلف ٹی وی اسٹیشنوں سے 926 ٹی وی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے۔

ریڈیو: ریڈیو کے ذریعہ دنیا بھر میں 2849 پروگرام نشر ہوئے۔

اخبارات: ملکی اور بین الاقوامی اخبارات جن میں اسلام و احمدیت سے متعلق مضامین کی اشاعت ہوئی ان کی تعداد 285 ہے۔

ہندوستان میں
جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اس عنوان کے تحت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ہندوستان میں جماعت کی عظیم الشان کامیابیوں اور ترقیات کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ یہ ترقیات سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ہندوستان 1991ء سے شروع ہوئی ہے۔ قادیان میں اب حالت یہ ہے کہ جمعہ کے روز باقاعدہ مسجد کے علاوہ مختلف جگہوں پر ٹینٹ لگا کر جمعہ پڑھنا پڑتا ہے اس وقت مبلغین و معلمین کی تیاری کا کام ہندوستان میں زور وشور سے جاری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں اس وقت 175 اور جامعۃ المبشرین میں 800 سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جبکہ یوپی میں لکھنؤ کے مقام پر اور بنگال میں ڈائمنڈ ہاربر کے مقام پر نئے جامعۃ المبشرین کھل چکے ہیں۔ آپ نے بتایا اس وقت ہندوستان میں 113 مبلغین اور 775 معلمین اور ہزاروں عارضی معلمین و داعین الی اللہ کام کر رہے ہیں امسال ہندوستان میں 223 ٹریننگ کلاسیں لگائی گئیں جن سے 15 ہزار طلباء نے استفادہ کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کیرلہ میں جماعت کی ترقی کا خصوصی ذکر فرمایا جہاں تبلیغی مہمات کے ذریعہ 23 لاکھ 33 ہزار 280 افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کو مختلف مواقع پر خدمت خلق کی بے لوث توفیق ملتی رہی ہے۔ چنانچہ گجرات میں جماعت احمدیہ کے ہیومینٹی فرسٹ کی تنظیم کے تحت کارگذاریوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ وہاں ہزاروں متاثرین کو لاکھوں روپے کا سامان تقسیم کیا گیا۔ کئی روز تک لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھلا رہا اور تین ہزار ٹینٹ متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال ہندوستان میں چار ہزار نئے مقامات پر احمدیت کو نفوذ حاصل ہوا اور نو مبائعین سے 12 لاکھ سے زائد چندہ وصول ہوا۔

معزز مہمانوں کے خطابات و پیغامات

پہلے دن کے اجلاس میں برطانیہ کے پٹنی علاقہ کے

ممبر پالیمنٹ مسٹر ٹونی کال مین نے خطاب فرمایا۔آپ 1997 میں ممبر پارلیمنٹ بنے تھے۔آپ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کو 36ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا جماعت احمدیہ انسانیت کیلئے جو گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہیں میں اس کا دل سے معترف ہوں خاص طور پر افریقن ممالک میں جماعت کی تعلیمی وطبی خدمات کا میں عینی شاہد ہوں آپ نے احمدیہ تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی خدمات کو سراہا۔

اپنے خطاب کے آخر پر آپ نے وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ٹونی بلئر کا خیر سگالی پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے ارسال کیا تھا اس پیغام میں وزیراعظم برطانیہ نے کہا کہ وہ جماعت کی ان مثبت خدمات کو دل سے سراہتے ہیں جو وہ برطانیہ اور دیگر ممالک کیلئے کر رہی ہے۔آپ نے کہا کہ وہ جماعت کے جذبہ رواداری اور اعلیٰ اخلاق کو قریب سے جانتے ہیں اور اس کی انسانی خدمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اس پیغام کے بعد امیر جماعت برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے وزیراعظم تنزانیہ اور گی آنا کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو انہوں نے اس جلسہ کے لئے بھجوائے تھے۔

وزیر اعظم تنزانیہ نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت احمدیہ افریقہ میں بھوک ،جہالت اور بیماریوں کے خلاف جو جہاد کر رہی ہے وہ اس کے لئے جماعت کو مبارک باد دیتے ہیں۔

وزیراعظم گی آنا نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر پُر امن جماعت ہے اور عالمی امن کیلئے اس کا کردار قابل تحسین ہے۔

27 جولائی کے دوسرے روز کے اجلاس میں جن معزز شخصیتوں نے تقاریر کیں ان میں ویمبلے کے میئر ٹلفورڈ (انگلینڈ) کے ممبر آف پارلیمنٹ۔ٹوٹی (انگلینڈ) کے ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر ٹام کاکس۔غانا کے احمدی وزیر مسٹر الحسن بن صالح۔نائجر کے وزیر نے تقاریر کیں۔نائجر کے وزیر نے اپنے ملک کے صدر کا پیغام بھی اس موقعہ پر پڑھ کر سنایا۔ٹوٹی کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر ٹام کاکس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے دورہ ہندوستان کے وقت قادیان بھی تشریف لائے تھے۔اور آپ نے حضور انور کی تصنیف ریویلیشن ریشنلٹی نالج اینڈ ٹروتھ پر نہایت عالمانہ تبصرہ بھی کیا ہے۔مسٹر ٹام کاکس نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ جماعت کے جذبہ رواداری حسن اخلاق اور بین الاقوامی انسانی خدمات سے بے حد متاثر ہیں۔جماعت احمدیہ انگلستان میں مذہبی اقدار کو فروغ دینے کے لئے نہایت احسن کردار ادا کر رہی ہے۔ان تقاریر کے علاوہ سہ روزہ جلسہ سالانہ میں مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدمت خلق کے آئینہ میں۔مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قلمی جہاد۔مکرم بلال ایٹکن سن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ نے اسلامی جہاد۔مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اسلام اور حقوق انسانی کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ کے دیگر پروگرام اور جھلکیاں

☆باوجود ضعف اور بیماری کے حضور انور نے تینوں دن مختصر خطابات سے نوازا۔حضور انور نے سٹیج پر بیٹھ کر خطاب دئے۔

☆امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 76 ممالک کے 19,400 افراد نے شرکت کی۔

☆امسال منتظمین جلسہ نے 15 فیصد جلسہ گاہ کو مزید بڑھایا۔

☆ایم ٹی اے نے تینوں روز تک جلسہ کے تمام پرگراموں کو Live نشر کیا۔

☆ایم ٹی اے سٹوڈیو سے مختلف ممالک کے معزز مہمانوں کے انٹرویو ساتھ ساتھ نشر ہوتے رہے۔

☆حسب سابق مہمانوں کا قیام وطعام کا انتظام نہایت احسن رنگ میں جماعت احمدیہ برطانیہ نے سر انجام دیا۔

☆جلسہ سے قبل معائنہ کارکنان ورضا کاران کی تقریب منعقد ہوئی جو حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت انجام پائی۔

☆جلسہ کے مختلف شعبوں میں خدمت بجالانے والے رضا کاروں نے اپنی اپنی ڈیوٹیوں کی تفصیلات و تاثرات ایم ٹی اے پر نشر کئے۔

☆امسال شعبہ ترجمانی کے تحت دنیا کی مختلف 12 زبانوں میں تقاریر کے رواں تراجم نشر کئے گئے۔

☆اس سال کے جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ جلسہ کے تمام پرگرام F.M بینڈ ریڈیو پر بھی نشر کئے گئے جسکی رینج 5 کلومیٹر تک تھی اور جو خاص طور پر جلسہ کے رضاکاران اور خدمت خلق کی ڈیوٹیاں دینے والے خدام کو جلسہ کا پرگرام سنانے کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

☆حسب سابق جلسہ گاہ میں ان تمام ممالک کے جھنڈوں کو لہرایا گیا تھا جن میں اب تک احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

☆جلسہ سالانہ کے تین دنوں کے پروگرام دیکھکر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا پوری دنیا محبت رواداری اور جذبہ ایثار واخلاص کو لئے ہوئے اسلام آباد کے ماحول میں سمٹ گئی ہے جہاں کالے گورے مشرقی مغربی سب ایک ہی مرکز اور ایک ہی امام کے تابع تمام دنیا میں امن وانسانیت کے خواہاں ہیں۔

☆قادیان میں تینوں روز صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر 8 بجے کی بجائے 9 بجے کھولے گئے اور نماز ظہر و عصر اور مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی گئی تا کہ احباب ایم ٹی اے کے توسط سے جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام بحسن وخوبی سن سکیں۔جس سے احباب نے بھرپور استفادہ کیا۔

قادیان میں احباب جماعت نے اپنے اپنے گھروں کے علاوہ مسجد اقصیٰ دار الضیافت اور جامعۃ المبشرین میں بھی استفادہ کیا اور اہالیان قادیان نے مسجد اقصیٰ میں جا کر عالمی بیعت میں اجتماعی طور پر شرکت کی۔

☆اطلاعات کے مطابق ہندوستان میں مختلف جگہوں پر بھی جلسہ سالانہ یو کے اجتماعی وانفرادی طور پر سننے دیکھنے اور عالمی بیعت میں شامل ہونے کے انتظام کئے گئے تھے۔

☆مختلف زبانوں کی قومی اخبارات نے بھی جلسہ سالانہ برطانیہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔

❀❀❀

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے
ملے ہیں یوں تو بہت، آؤ اب ملیں یوں بھی
کہ رُوح گرمیِ انفاس سے پگھل جائے
محبتوں میں عجب ہے دلوں کا دھڑکا سا
کہ جانے کون کہاں راستہ بدل جائے
رہے وہ دل جو تمنائے تازہ تر میں رہے
خوشا وہ عمر جو خوابوں ہی میں بہل جائے
میں وہ چراغ سرِ رہ گزارِ دُنیا ہوں
جو اپنی ذات کی تنہائیوں میں جل جائے
ہر ایک لحظہ یہی آرزو یہی حسرت
جو آگ دل میں ہے وہ شعر میں بھی ڈھل جائے

......عبیداللہ علیم......

بقیہ صفحہ :: (1)

میں تعمیر ہوئے۔آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ مالی قربانی کے لحاظ سے صف اول کے ممالک میں پہنچ گئی۔

بچپن میں آپ کو حضرت اماں جان کی خصوصی تربیت کا شرف حاصل رہا۔آپ کی ابتدائی تعلیم قادیان میں ہوئی پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایل ایل بی کرنے کے بعد آپ نے آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا۔اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ 1933 میں انگلستان روانہ ہوئے۔آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے اکنامکس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی جس دوران آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی صحبت کا شرف بھی حاصل رہا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم ومغفور کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے آپ کی بیٹی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ سے آپ کا نکاح 26 دسمبر 1938ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مسجد نور قادیان میں پڑھا تھا۔

ادارہ بدر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالخصوص قادیان میں مقیم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔آمین۔

26 جولائی بروز جمعہ قادیان میں مرحوم کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی۔

درخواست دعا

خاکسارہ کی بینائی بہت کمزور ہے۔ایک آنکھ سے کچھ بھی نظر نہیں آرہا ہے جس کی وجہ سے پریشان ہوں دعا کریں اللہ تعالیٰ دونوں آنکھوں کی روشنی بحال کر دے آپریشن کامیاب ہو۔اعانت بدر ۵۰ روپے (فہیم النساء مقیم مدراس)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اپنی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 15174 میں محمد احسن ولد محترم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائداد ہے:

1. نقد 6000 روپے 2. زمین 7 مرلے واقع ننگل باغبانہ

میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔

میں اس وقت تجارت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار تقریباً 7,000 روپے آمد ہوتی ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 02-04-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد ولد	محمد احسن ولد	کلیم احمد شاہد ولد
محترم محمد منصور احمد صاحب	محترم مستری محمد حسین درویش مرحوم	محترم مستری محمد حسین صاحب
قادیان	قادیان	قادیان

وصیت نمبر: 15175 میں رفعت سلطانہ زوجہ محترم محمد احسن صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل منقولہ جائیداد ہے:

1 حق مہر 15000 روپے بذمہ خاوند 2. زیور طلائی کان کے پھول دو جوڑی وزن 26.700 گرام 3. چین طلائی ایک عدد وزن 9.070 گرام 4 انگوٹھی طلائی دو عدد وزن 7.480 گرام 5. بالیاں کان کی ایک جوڑی 5.000 گرام۔ کل وزن طلائی 48.250 گرام قیمت اندازاً -/18290 روپے

زیور نقرئی:

1 کان کے کانٹے تین جوڑی وزن 6.5 تولہ 2 کنگن نقرئی دو عدد وزن 3 تولہ 3 چابی کا چھلہ ایک عدد وزن 4 تولہ 4 پازیب دو عدد وزن 7 تولہ۔ کل وزن نقرئی 20.5 تولہ

میں ان تمام جائیداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ البتہ شوہر کی طرف سے ماہانہ 500 روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہیگی۔ میری وصیت 02-4-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد احسن	رفعت سلطانہ	محمد انور احمد
ولد مکرم مستری محمد حسین صاحب مرحوم	زوجہ محترم محمد احسن صاحب	ولد محترم محمد منصور احمد صاحب
قادیان	قادیان	قادیان

وصیت نمبر 15176 میں شیخ مجاہد احمد ولد مکرم شیخ عبدالمومن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-5-1 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے:
1 زمین 9 مرلے ذاتی واقع ہرچووال روڈ جسکی اندازاً قیمت -/72000 روپے 2 زمین ایک کنال نزد بجلی گھر مشترکہ چار بھائی تین بہنیں اور والدہ 3 اس وقت خاکسار کو صدر انجمن احمدیہ سے ماہوار مبلغ -/2495 روپے مشاہرہ ملتا ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	شیخ مجاہد احمد	نعیم احمد ڈار
ابن مکرم محمد منصور احمد	ابن مکرم شیخ عبدالمومن صاحب	ولد مکرم غلام قادر صاحب
قادیان	مرحوم قادیان	درویش قادیان

وصیت نمبر 15177 میں عبدالواحد صدیقی ولد مکرم محمد صدیق صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 99-9-21 ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-4-26 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بطور ملازمت صدر انجمن احمدیہ ماہوار 2500 روپے مع الاؤنس مشاہرہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔

خاکسار چونکہ اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہے اس لئے فی الحال کوئی آبائی جائیداد نہیں ملی۔ اگر کبھی ملے گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔

میری یہ وصیت 02-5-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہور احمد رفیقی	عبدالواحد صدیقی	محمد انور احمد
ولد ماسٹر عبدالرزاق قادیان		ولد محترم محمد منصور احمد صاحب قادیان

وصیت نمبر 15178 میں محمد موسیٰ باجوہ ولد محترم محمد خضر صاحب باجوہ مرحوم درویش قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-13 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اور اس وقت مع الاؤنس مبلغ -/2938 روپے تنخواہ پاتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اس کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ کوئی مزید آمد و جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی رہے گی۔

میری یہ وصیت 02-1-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ریحان احمد ظفر	محمد موسیٰ باجوہ	محمد اسد اللہ قادیان
ولد مکرم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم قادیان		

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پُرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☏ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol:51 Wednesday 31th July 2002 Issue No.31

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق خصوصی درخواست دعا

جیسا کہ قبل ازیں قارئین کو اطلاع دی جا چکی ہے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے ناساز رہی ہے جس کی وجہ سے جسمانی کمزوری کے آثار نمایاں ہوتے رہے ہیں۔ ماہر ڈاکٹر صاحبان کے بورڈ نے اپنی تحقیق اور ٹیسٹ کروانے کے بعد جو مشورہ دیا ہے اس کے مطابق علاج جاری ہے۔ ان سارے عوامل کی وجہ سے مورخہ 5 جولائی کو خطبہ جمعہ کے دوران حضور کی طبیعت میں شدید ضعف پیدا ہو گیا تھا۔ فوری طور پر معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحبان نے جو رپورٹ دی ہے وہ یہ ہے کہ وقتی طور پر انہیں امراض کی وجہ سے شدید ضعف کے آثار پیدا ہوئے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت جلد سنبھل گئی۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں اپنے نہایت ہی محبوب آقا کو خصوصیت سے یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو اپنے فضل سے جلد از جلد مکمل شفا عطا فرمائے اور حضور کو اپنی تمام ذمہ داریاں باحسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2002ء

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ 21-20-19 اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔
لہذا تمام مجالس اس کے مطابق اپنی اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیں۔ تفصیلی پروگرام تیار کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

امریکہ سے شائع ہونے والے ہمارے رسائل

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ امریکہ دنیا بھر کی دیگر جماعتہائے احمدیہ کی طرح خدمت کے مختلف میدانوں میں پیش پیش ہے۔ اس موقع پر ان کی دیگر خدمات کے تذکرہ کو چھوڑ کر ہم ان کی اشاعتی سرگرمیوں پر کسی قدر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

ان دنوں امریکہ سے جماعت کے کئی میگزین چھپ رہے ہیں۔ جن میں ایک Muslim Sun Rise ہے جو باقاعدگی سے ہر ماہ چھپ رہا ہے اس کا سائز اور معیار تقریباً لنڈن سے شائع ہونے والے مرکزی آرگن Review of Religions سے ملتا جلتا ہے۔

علاوہ اس کے مجلہ انصار اللہ کی جانب سے باقاعدہ رسالہ ''النحل'' اور اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ''الھلال'' چھپ رہا ہے۔

کیرالہ کے بعض علاقوں میں تبلیغی جلسے

کیرالہ میں اپریل تا مئی ایک ماہ کے عرصہ میں آٹھ نئی جگہوں پر جلسہ عام کئے گئے جس میں مولوی ظفر احمد صاحب کی قیادت میں، مولوی ناصر احمد صاحب کوڈیتھور اور مولوی انی محمد ملیار کی پر اثر تقریریں ہوئیں۔ جلسوں میں قریب کی تمام جماعتوں نے بھرپور تعاون دیا۔ ان تمام جلسوں میں ایک ہی ٹاپک پر تقریریں کی گئیں یعنی ''آج کے مسلمانوں کی حالت زار اور ان کا حل'' تقریروں میں کافی تعداد میں لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ کئی جگہوں پر مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک جگہ تو ہمارے تین احمدیوں کو مار بھی کھانی پڑی۔ ان تقریروں سے احمدیت کے بارہ میں کافی غلط فہمیاں جو مولویوں نے پھیلا رکھی ہیں دور کرنے کا موقعہ ملا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے مالابار کے اس علاقے سے جہاں سے کیرالہ میں احمدیت کا پہلا بیج بویا گیا وہاں سے کافی تعداد میں روحیں احمدیت کی طرف مائل ہوں۔

(پی پی ناصر احمد مبلغ سلسلہ)

جلسہ یوم خلافت

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے تحت 8 جون 2002 کو احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم باسط رسول صاحب ڈار نے کی۔ اجلاس کا آغاز مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب کی تلاوت سے ہوا مکرم وسیم احمد کی نظم کے بعد تقریر مکرم مولوی رفیق احمد بیگ نے کی۔ دوسری تقریر مکرم عطاء المجیب صاحب لون نے کی۔ آخر میں دعا کے بعد جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(منیب الرحمٰن میر قائد مجلس آسنور)

جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ ۱۳ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۰۲ء کو ہوگا

جماعت احمدیہ ماریشس اپنا جلسہ سالانہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ ستمبر ۲۰۰۲ء کو منعقد کر رہی ہے انشاء اللہ احباب جماعت کو اس جلسہ مین شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ ماریشس کے ذمہ ہوگا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے افراد پہنچنے کی تاریخ اور وقت سے جلد مطلع فرمائیں جلسہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد امین جواہر امیر جماعت احمدیہ ماریشس)

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ پہلے انگریز مبلغ احمدیت کی وفات

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ پہلے انگریز مبلغ احمدیت ۸ر جولائی کو اچانک دل کے حملہ سے لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی عمر ۸۳ سال تھی محترم آرچرڈ صاحب نہایت مخلص، فدائی، درویش صفت، دعا گو اور بزرگ احمدی مبلغ تھے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران آپ ہندوستان میں فوجی ڈیوٹی پر تھے اس دوران آپ نے قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی اور عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہوئے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ بعد ازاں انگلستان واپس آکر آپ نے اپنی زندگی وقف کی اور اس عہد کو خوب نبھایا۔ آپ نے گی آنا، ٹرینیڈاڈ کے علاوہ لمبا عرصہ سکاٹ لینڈ میں اور کچھ عرصہ آکسفورڈ میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ نو سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے۔ آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں اور سینکڑوں مضامین لکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور ساری زندگی ۳/۱ حصہ کی ادائیگی کرتے رہے۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ قانتہ آرچرڈ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ر جولائی کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا

۹ جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے سرکل کریلی (ایم پی) میں خاص دعا کی گئی۔ اور سالی چوکہ کریلی کے مبلغین و معلمین اور نومبائعین احباب نے ایک بکرا صدقہ بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

(حلیم احمد سرکل انچارج کریلی مدھیہ پردیش)

گمشدہ رسید بک

جماعت احمدیہ کانپور کو ایشو کی گئی رسید بک 4673 مکرم صدر صاحب جماعت کی اطلاع کے مطابق گم ہوگئی ہے اس لئے اسے کالعدم قرار دیا جاتا ہے احباب اس رسید بک پر کسی نوع کا جماعتی چندہ ادا نہ کریں۔
جماعت احمدیہ حیدآباد کی رسید بک 11005 کہیں گم ہوگئی ہے۔ نظارت ہذا نے یہ رسید بک اپنے ریکارڈ سے خارج کردی ہے۔ لہذا آئندہ اس رسید بک پر کسی قسم کا کوئی بھی چندہ نہ دیا جائے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بقیہ:- خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 3

میں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز بھی موجود تھیں۔ اگرچہ اب یورپ میں لیڈی ڈاکٹرز کثرت سے ملتی ہیں لیکن کل تک تو عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ہی اجازت نہیں تھی، کجا یہ کہ وہ لیڈی ڈاکٹر بنتیں۔ ہاں یورپ کی تاریخ اس بات سے بھری پڑی ہے کہ یہاں بہت witch doctors ہوا کرتی تھیں یعنی ایسی عورتیں جو چڑیلیں سمجھی جاتی تھیں اور کالے جادو کی ڈاکٹر تھیں۔

اس کے مقابل پر آپ یاد رکھیں کہ اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلمہ کے طور پر بھی۔ ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ اور جہاں تک حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ بعض اوقات آپ نے علوم دین سے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپ کے دروازہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؓ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)